پھل دار پودے

پھلدار پودوں کی کاشت

(آڑو، خوبانی، آلوبخارا، بادام ، انگور، انار، ناشپاتی)

اللہ رب العزت نے پاک دھرتی کو زرخیز مٹی، وسیع وعریض نہری نظام پہاڑوں اور ساحلوں کے طویل سلسلوں کے ساتھ ساتھ چار خوبصورت موسم اوران کے بہترین امتزاج کی نعمتوں سے نوازرکھا ہے۔ فطرت کی ان رعنائیوں کی بدولت دھرتی انواع واقسام کے پھلوں کیلئے جنت نظیر ہے۔ ہمارے ملک میں باغات کا کل رقبہ تقریباً 21.18 لاکھ ایکڑ ہے جبکہ پیداوار 70 لاکھ ٹن سے زیادہ ہے باغات سے حاصل ہونے والے پھل اور میوہ جات ہماری غذا کو متوازن بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی سفارشات کے مطابق متوازن غذا کے حصول کے لیے فی کس تقریباً 450 گرام روزانہ پھل اور سبزی کا استعمال ضروری ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ استعمال 200 گرام کے لگ بھگ ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں باغات کا رقبہ اور پیداوار تسلی بخش نہیں ہے۔ اس لئے پھل کا استعمال عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہے۔ حالانکہ ہمارے ہاں باغات کی منافع بخش کاشت کیلئے کافی گنجائش موجود ہے۔ ہم اس کتابچہ میں کاشتکاروں کی راہنمائی کیلئے چند اہم پھلوں کے جدید زرعی عوامل بیان کررہے ہیں تا کہ وہ اپنے باغات کی بہتر نگہداشت سے منافع بخش پیداوار لے سکیں۔ یہ عوامل حسب ذیل ہیں۔

- موزوں آب وہوا
- زمین کا انتخاب
- افزائشِ نسل کا وقت اور طریقہ
- شاخ تراشی
- کھادوں کا متوازن استعمال
- آبپاشی کی منصوبہ بندی
- کیڑوں اور بیماریوں کا تدارک
- بروقت برداشت

موزوں آب وہوا

باغات کی منصوبہ بندی کیلئے آب وہوا کو مدِنظر رکھنا ضروری ہے تا کہ پھلدار پودے صحیح طور پر نشوونما پائیں اور لمبے عرصہ تک بہتر پیداوار دے سکیں۔ آب وہوا کا لحاظ رکھے بغیر باغات کی داغ بیل ایک لاحاصل کوشش ہے۔ اس کتابچہ میں درج پھلوں کی بہتر نشوونما کیلئے مندرجہ ذیل علاقے اور آب وہوا زیادہ موزوں تصور کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا کاشتکار پھلدار پودوں کی منصوبہ بندی اس لحاظ سے کریں۔

پھلدار پودے	موزوں آب وہوا	علاقہ جات
آڑو	اگرچہ آڑو ٹھنڈے علاقے کا پھل ہے لیکن اسکی مختلف اقسام معتدل میدانی علاقوں میں بھی کاشت ہوسکتی ہیں۔	کوئٹہ، راولپنڈی، پشاور کے پہاڑی علاقے، مری، قلات اور وادی سون سکیسر میں کاشت ہوتا ہے۔

خوبانی	خوبانی کیلئے طویل موسم سرما درکار ہوتا ہے۔ اسکی خوابیدگی کیلئے کافی ٹھنڈک کی ضرورت ہے پھل کی پیداوار کیلئے سردی کے بغیر بہار موزوں ترین ہے مختلف اقسام مختلف آب وہوا میں کاشت ہوتی ہیں۔	کوئٹہ، قلات، پارہ چنار سوات ہنگو، چترال، ہنزہ، حسن ابدال، مری، گلگت، سکردو، آزاد جموں وکشمیر، ہری پور، وادی سُون۔
آلو بخارا	ایضاً	کوئٹہ، کشمیر، پشاور، مردان، مری، سوات، دیر اور صوبہ خیبر پختون خواہ کے دیگر ٹھنڈے علاقے۔
بادام	معتدل آب وہوا سے لیکر سرد آب وہوا والے علاقے۔ موسم بہار میں زیادہ سردی نقصان دہ ہوتی ہے۔	کشمیر، کوئٹہ، قلات، مالاکنڈ، سوات اور قبائلی علاقہ جات وادی سون وغیرہ۔
انگور	سرد اور معتدل علاقے جہاں درجہ حرارت 37 سے 40 ڈگری سینٹی گریڈ تک رہے۔ پھل بننے اور پکنے کے دوران خشک موسم ضروری ہے۔ مون سون کی بارشوں سے پھل کو نقصان پہنچتا ہے۔	کوئٹہ، قلات، حیدر آباد اور صوبہ خیبر پختون خواہ کے علاقہ جات۔
انار	اعلیٰ کوالٹی کی پیداوار کیلئے موسم سرما میں سخت سردی اور موسم گرما میں گرم خشک موسم درکار ہوتا ہے۔	لورالائی، قلات، کوئٹہ، پشاور، ڈیرہ اسمٰعیل خان اور مظفر گڑھ کی تحصیل علی پور۔ کشمیر، مری اور چوآسیدن شاہ میں خودرو انار کاشت ہوتا ہے۔
ناشپاتی	پاکستان کے پہاڑی علاقے جہاں شدید سردی پڑتی ہے بعض اقسام گرم علاقوں میں بھی کاشت کی جاسکتی ہیں۔	کشمیر، مری، ہزارہ، سوات، چترال، پارہ چنار، پشاور اور کوئٹہ وقلات کے بالائی علاقے۔

زمین کا انتخاب

پھلدار پودوں کی کامیاب کاشت کیلئے بہتر نکاس والی، گہری اور سیم وتھور سے پاک زمین کا انتخاب کریں چونکہ پھل دار پودوں کی جڑیں گہرائی تک پھیلتی ہیں لہٰذا زیرِ زمین کوئی چٹان کنکر وغیرہ نہ ہوں جو جڑوں کی نشوونما میں رکاوٹ پیدا کریں۔ باغات مختلف اقسام کی زمینوں پر کاشت ہوتے ہیں تاہم بہتر نشوونما کیلئے میرا زمین مناسب تصور کی جاتی ہے۔

آجکل بلوچستان اور کئی دیگر علاقوں میں کاشتکار پھلدار پودوں کو لگاتے وقت گہرائی تک مٹی بدل دیتے ہیں۔ مذکورہ پھلوں کیلئے موزوں زمین اور اس کا انتخاب حسبِ ذیل ہے۔

پھل	موزوں زمین
آڑو	بہتر نکاس والی میرا اور ریتلی میرا زمین موزوں تصور کی جاتی ہے
خوبانی	بہتر نکاس والی گہری ریتلی میرا زمین بہتر تصور کی جاتی ہے لیکن ہلکی اور بھاری زمینوں پر بھی کاشت ہوسکتی ہے
آلو بخارا	بہتر نکاس والی بھاری میرا زمین بہتر تصور کی جاتی ہے تاہم چکنی میرا زمین میں بھی کامیابی سے کاشت ہوسکتا ہے۔
بادام	گہرائی تک بہتر نکاس والی میرا زمین موزوں ہوتی ہے اس کیلئے بھاری اور کم نکاس والی زمین موزوں ہوتی ہے تاہم کوئٹہ، کشمیر وغیرہ میں پتھریلی زمینوں میں بھی کامیابی سے کاشت ہورہا ہے۔
انگور	ہلکی میرا سے چکنی میرا زمین نیز پتھریلی زمین بھی کاشت کیلئے موزوں ہے لیکن بہتر نکاس والی ہلکی چکنی زمین بہتر تصور کی جاتی ہے۔ کنکریلی زمینوں میں اس کا پھل جلد پکتا ہے۔

انار	گہری میرا زمین موزوں تصور کی جاتی ہے۔
ناشپاتی	گہری زرخیز بہتر نکاس والی بھاری میرا زمین زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ یہ اساسی اور سیم زدہ زمینوں میں جہاں دیگر پھلوں کی کاشت کامیاب نہ ہو کاشت کی جاسکتی ہے۔

کاشتکاروں کو چاہیے کہ باغات کی منصوبہ بندی میں زمین کے انتخاب کو خاص اہمیت دیں کیونکہ باغات کی کامیابی کیلئے موزوں زمین بہت ضروری ہے ورنہ تمام کاوشیں بے سوداور لا حاصل ہونگی۔

ترقی دادہ اقسام

باغات کی بہتر منصوبہ بندی کیلئے ترقی دادہ اقسام کی کاشت اور انتخاب انتہائی اہمیت کا حامل ہے درج ذیل پھلدار پودوں کیلئے ترقی دادہ اقسام یہ ہیں۔

آڑو: (بلوچستان) مئی فلاور، گولڈارلی، ھنی ڈیو، بولان، دلکش، پروین ، کوئٹہ بیوٹی حنا، لالہ رخ اور کوئٹہ شلیل کے علاوہ ریڈ برڈ، ھیلزارلی، ارلی امپیریل، سا سر مشہور اقسام ہیں۔

(خیبر پختون خواہ) روبن، میڈو لارک، ریڈ فرنچ ارلی، ٹرائی امپف ، کارمین، بیب کاک، وگن، ارلی البرٹا، ارلی امپیریل، گولڈن بش، جیلی، سکس اے، اہم اقسام ہیں۔

(پنجاب شمالی و پوٹھوہاری علاقے) فلورڈا کنگ، ارلیگرینڈ، فلورڈا سٹار، چکلی، ہنی، شلنگ، 2 ایچ ہیل مشہور اقسام ہیں

خوبانی: ریڈ فلیش ارلی، اولڈ کیپ، چرمغزی، مور پارک، نوری، شکر پارہ مشہور اقسام ہیں۔

آلو بخارا: فضلِ منانی میتھلے، فارموسا، گرینڈ ڈیوک، غوزیلز، بربنک، وکس وغیرہ۔

بادام: (دیسی یا سخت خول والے) پیرلیس، ڈریک
(نرم خول والے) جورڈونالہ، نیپکر الٹرا

کاغذی بادام: نان پیرائل، کاغذی سفید، کاغذی سرخ، سورڈ شیپ۔

انگور: شنڈ اؤخانی، سفید کشمش، سرخ کشمش، سیاہ کشمش، سیاہ انگور، کشمش گول، صاحبی خل چینی، خیرے غلاما، خلیلی، فخری ہیتھا، فلیم سیڈلیس، کارڈینال، گولڈن جبلی، کنگز روبی، بلیک ھیمبرگ، پرلیٹ، بلیک پرنس مشہور اقسام ہیں۔

انار: بیدانہ، میٹھا، قندھاری، جھالاری، ترش، شامی، خوزی وغیرہ۔

ناشپاتی: سرقندی، لوکل پیر، لی کونٹی پیر، بیتنگ، چائینز، ولیم، بارلیٹ، فورٹلٹی، کلپس فیورٹ، کیفر، کومس، ہارڈی وغیرہ مشہور اقسام ہیں۔

افزائش نسل

باغات کی افزائش نسل کے مختلف طریقہ کار ہیں جن میں مندرجہ ذیل طریقے متذکرہ پھلوں کے باغات لگانے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

بیج کے ذریعے افزائش: بیج سے باغات کی افزائش نسل قدرتی طریقہ کار ہے،لیکن اس طریقہ سے لگائے ہوئے پودے صحیح النسل نہیں رہتے۔باغات میں یہ طریقہ کار ان پودوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کی افزائش بذریعہ چشمہ یا پیوند موزوں نہ ہو۔اس کے علاوہ بیج کے ذریعے اچھا روٹ سٹاک تیار کرتے ہیں جس پر پیوند کاری سے اعلیٰ قسم کے پودے حاصل ہو سکتے ہیں۔بیج کے ذریعے افزائش کے لیے درج ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

1۔ بیج صحت منداور صحیح النسل پودوں کے اچھی طرح پکے ہوئے اچھی جسامت کے پھلوں سے حاصل کریں۔

2۔ سدا بہار پودوں کے بیجوں کو زیادہ دیر تک سٹور نہیں کیا جا سکتا تاہم اگر سٹور کرنا مقصود ہو تو ان کے بیجوں کو اچھی طرح دھو کر خشک کر کے بند ڈبوں میں خشک اور ٹھنڈی جگہ پر سٹور کریں۔

3۔ کچھ بیج سخت جان ہوتے ہیں جن کا اگاؤ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے ایسے بیجوں کو بونے سے قبل ریت کی مختلف تہوں میں مناسب نمی میں ٹھنڈی جگہ پر رکھیں۔

4۔ بعض اقسام کے بیجوں کو بونے سے قبل 24 گھنٹے تک بھگو کر کاشت کریں۔

داب کا طریقہ: اکثر باغات کی افزائش بذریعہ داب کی جاتی ہے۔خاص طور پر ان باغات کی جن کی افزائش دیگر طریقوں مثلاً قلم وغیرہ سے کامیاب نہ ہو۔اس طریقہ میں مادر پودے کی شاخ سے جڑیں پیدا کرتے ہیں اور پھر بعد میں اسے الگ کر کے باغ میں منتقل کر دیتے ہیں داب موسم بہار یا برسات میں لگائی جاتی ہے۔داب لگانے کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔سادہ داب: اس طریقہ میں مادر پودے سے زمین کے قریب ایک شاخ بغیر توڑے جھکا کر زمین میں دبا دیتے ہیں۔شاخ کا وہ حصہ جس کو زمین کے اندر دبانا مقصود ہو اس پر ایک ترچھا کٹ آنکھ کے نیچے شاخ کی موٹائی کے نصف حصہ تک دیتے ہیں۔اس کٹے ہوئے حصے کو جڑنے سے بچانے کے لیے اس میں پتھر وغیرہ دے دیتے ہیں۔اور یہ حصہ مٹی کے اندر 3-4 انچ گہرائی میں دبا رہتا ہے۔مٹی کو مناسب گیلا رکھا جاتا ہے تاکہ کٹے ہوئے حصہ سے جڑیں نمودار ہو جائیں جسے بعد میں مادر پلانٹ سے الگ کر کے گملے یا باغ میں لگا دیا جاتا ہے۔

2۔ہوائی داب: اس طریقہ میں ایک صحتمند زیادہ پتوں والی ٹہنی لے کر اس کی آنکھ یعنی (Bud) کے نیچے $1\frac{1}{2}$ انچ چوڑی رنگ نما چھال اتار دیتے ہیں۔یا عام ساکٹ دے دیتے ہیں پھر اس کٹے ہوئے حصہ میں پتھر دے کر اس کے گرد چکنی مٹی، راکھ یا لکڑی کا برادہ اور مٹی کا مرکب بنا کر باندھ دیتے ہیں اس کے اوپر برتن کے ذریعے قطرہ قطرہ پانی دیتے ہیں یا پھر تیز گیلی مٹی کے گرد پٹ سن کا کپڑا لپیٹ کر اسے تر رکھتے ہیں۔کچھ عرصہ بعد اسے میں جڑیں نکل آنے پر بعد میں مادر پودے سے الگ کر دیا جاتا ہے۔

قلم کا طریقہ بعض پھلوں کی افزائش جڑوں یا شاخوں کی قلمیں لگا کر کرتے ہیں۔لیکن اس طریقہ میں کامیابی کی شرح بہت کم ہے جسے تجارتی پیمانے پر زیادہ استعمال نہیں کرتے ہیں۔قلمیں عموماً 25 سے 30 سینٹی میٹر لمبی صحتمند شاخ سے جس پر کم از کم 4 سے زائد آنکھیں ہوں منتخب کریں۔ان قلموں کا $\frac{2}{3}$ حصہ زمین کے اندر ہو اور $\frac{1}{3}$ حصہ باہر رہے۔زمین کو نمی یعنی گیلا رکھیں۔کچھ عرصہ بعد یہ قلمیں پھوٹ آتی ہیں

جنہیں بعد میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔اسی طرح 10-25 سینٹی میٹر لمبی جڑیں بھی منتخب کر کے انہیں اچھی طرح تیار کیاریوں میں زمین کے متوازی دبا دیتے ہیں۔قلم کا طریقہ عموماً باغبان اچھے روٹ سٹاک بنانے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

بذریعہ چشمہ: یہ طریقہ نسبتاً آسان ہے اور وسیع پیمانے پر پھلوں کی افزائش کیلئے استعمال ہو رہا ہے اس طریقہ میں شاخ کا ایک چھوٹا چشمہ والا حصہ یا چشمہ اتار کر روٹ سٹاک پر لگا دیتے ہیں۔اس میں دو طریقے زیادہ مقبول ہیں۔

(ا)۔ ٹی بڈنگ یا شیلڈ بڈنگ (ب)۔ رنگ بڈنگ

اس طریقہ میں رواں سال کی شاخ کے چشمے والے حصہ کا $\frac{1}{2}$ انچ نیچے چھال تک تیز چاقو سے اتار کر پھر روٹ سٹاک پر اسی طرح کا کٹ دے کر اس پر لگا دیں اور آنکھ کے دونوں اطراف اچھی طرح باندھ دیں اس حصہ کو گیلا رکھیں کچھ عرصہ بعد دونوں حصوں کی چھال آپس میں مل جائے گی روٹ سٹاک کی باقی شاخیں چشمہ کی کامیابی پر کاٹ دیں۔بڈنگ یا چشمہ روٹ سٹاک پر زمین کے قریب لگائیں۔

گرافٹنگ یا پیوندکاری: اس طریقہ میں ایک پودے کی وہ شاخ جس پر دو یا تین آنکھیں ہوں اسے روٹ سٹاک پر لگا دیتے ہیں۔اس طریقہ میں سائن اور سٹاک کا مشابہہ ہونا بہت ضروری ہے۔گرافٹنگ کے مختلف طریقے رائج ہیں مثلاً کلفٹ گرافٹنگ، وِپ گرافٹنگ، بارک گرافٹنگ، برج گرافٹنگ وغیرہ

اس کتابچہ میں درج پھلدار پودوں کی افزائش کیلئے مندرجہ ذیل طریقے اپنائے جاتے ہیں۔

پھل	روٹ سٹاک	افزائش کے طریقے
آڑو	آڑو، بادام، آلو بخارا، خوبانی وغیرہ	بذریعہ چشمہ، گرافٹنگ
خوبانی	خوبانی، بادام، آڑو، آلو بخارا	بذریعہ چشمہ، گرافٹنگ
آلو بخارا	آلو بخارا، آڑو، بادام، خوبانی	بذریعہ چشمہ گرافٹنگ اور داب کے ذریعے
بادام	دیسی بادام، آڑو، یا خوبانی وغیرہ	بذریعہ بیج، چشمہ، اور گرافٹنگ
انگور	-	بذریعہ قلم
انار	-	بیج، بذریعہ قلم، داب
ناشپاتی	جنگلی ناشپاتی (بتنگ وامرت)	بڈنگ و گرافٹنگ

باغات کی داغ بیل

(ا) باغات لگانے کے طریقے: ہمارے ہاں باغات لگانے کے کئی ایک طریقے ہیں مثلاً مربع نما طریقہ، مستطیل نما طریقہ شش پہلو طریقہ وغیرہ لیکن ان تمام طریقہ کار میں باغ لگانے کا مربع نما طریقہ زیادہ مقبول ہے کیونکہ یہ طریقہ نسبتاً آسان ہے۔اس طریقہ میں پودے مربع کے کونے پر لگائے جاتے ہیں اس طرح پودے سے پودے اور لائن سے لائن کا فاصلہ یکساں رہتا ہے۔اور پودے کھیت کے تمام کونوں پر اس طرح

لگ جاتے ہیں کہ ان کے درمیان ہوااور روشنی گزرنے کے علاوہ آلات کاشتکاری بھی آسانی سے استعمال ہو سکتے ہیں۔اور کھیت میں کوئی جگہ خالی نہیں رہتی۔تاہم کتابچہ میں درج دیگر پھلوں کے علاوہ انگور کی بیل لگانے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے مثلاً (کھائی کا Trench سسٹم) یا تا گر کا طریقہ وغیرہ۔

(II) پودے x پودے اور لائن x لائن کا فاصلہ: پودوں کے درمیانی فاصلے کا انحصار کئی عوامل پر ہے مثلاً پھلدار پودا اور اسکی اقسام،آب وہوا زمین کی زرخیزی، پانی کی دستیابی، زمین کی قیمت، اور تیار شدہ مکمل پودے کا سائز وغیرہ اس کتاب میں متذکرہ پھلوں کیلئے مندرجہ ذیل فاصلہ سفارش کیا جاتا ہے۔

آڑو (20x20 فٹ)،خوبانی (25x25 فٹ)، آلو بخارا (20x20 فٹ)، بادام (25x25 فٹ)، انگور۔ٹرنچ سسٹم یا کھائی کا طریقہ ((5x5 فٹ) یا (6x6 فٹ) اور تا گر کا طریقہ (10x10 فٹ) یا (12x12 فٹ) انار کیلئے (20x15 فٹ) اور ناشپاتی کیلئے (16x16 فٹ سے 24x24 فٹ تک)

(III) گڑھے کھودنا: مندرجہ بالا فاصلوں کو سامنے رکھتے ہوئے پودوں کی جگہ کی نشاندہی کریں نیز نشان والی جگہ پر 3x3x3 فٹ کے گڑھے بنائیں۔گڑھے کھودتے وقت اوپر کی ایک فٹ کی مٹی علیٰحدہ رکھ لیں اور گڑھوں کو 10 سے 15 روز تک ہوا اور دھوپ کیلئے کھلا چھوڑ دیں تا کہ بیماری پیدا کرنے والے جراثیم اور ضرر رساں کیڑے ختم ہو جائیں بعد ازاں اوپر والے ایک فٹ کی مٹی میں یکساں نسبت سے بھل اور گوبر کی گلی سڑی کھاد ملا کر گڑھے بھر دیں اور پانی لگائیں بعض کاشتکاران گڑھوں میں ایک ایک مٹھی سونا یوریا، سونا ڈی اے پی اور پوٹاش بھی ملاتے ہیں تا کہ پودوں کو شروع سے ہی اچھا آغاز دیا جا سکے۔

(IV) پودوں کا انتخاب: کاشتکار بھائی باغات کیلئے پودوں کے انتخاب میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

۱۔ پودے ہمیشہ با اعتماد نرسریوں سے خریدیں جن میں کیڑوں اور بیماریوں کے تلف کرنے کے اقدامات کیے گئے ہوں۔

۲۔ پودے کا قد 2 سے $2\frac{1}{2}$ فٹ اور درمیان سے تنے کا قطر نصف انچ ہونا چاہیے۔

۳۔ پودے کا تنا سیدھا اور زمین سے پیوند کا فاصلہ 9 سے 12 انچ رکھیں۔

۴۔ پودے کے پتے گہرے سبز چمکدار اور داغ دھبوں اور زخموں سے پاک وصاف ہوں نیز تنے پر 4-5 شاخیں چھتری نما ہوں۔

۵۔ پودوں کو اکھاڑنے سے کچھ دیر پہلے فالتو شاخیں تراش دیں تا کہ پتوں سے زائد نمی خارج نہ ہو سکے۔

(V) پودے لگانے کا موسم: پودے لگانے کے دو موسم ہیں۔موسم بہار اور موسم برسات

(الف) موسم بہار : اس موسم میں زیادہ تر پت جھڑ والے پودے نئی کونپلیں نکلنے سے پہلے یعنی جنوری تا فروری کے پہلے ہفتہ تک لگائے جاتے ہیں جبکہ سدا بہار پودے پندرہ فروری سے آخر مارچ تک لگا دینے چاہیے۔

(ب) موسم برسات : موسم بہار کے علاوہ سدا بہار پودے موسم برسات یعنی جولائی۔اگست میں لگانا زیادہ بہتر ہے۔

کھادوں کا متوازن استعمال

پھلدار پودوں کی کھاد کی ضروریات دیگر اجناس سے مختلف ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں باغات میں کھادوں کے متوازن استعمال کی طرف

کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں باغات میں کھادوں کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اور اگر ہے بھی تو غیر متوازن ہے اور چند اقسام کے پھلوں تک محدود ہے مثلاً آم، ترشاوہ پھل اور کیلا وغیرہ۔ کھادوں کے غیر متوازن استعمال کی وجہ سے باغات کی پیداوار اور آمدن حوصلہ شکن ہے جو باغات کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ لہٰذا کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ باغات میں کھادوں کی باقاعدہ منصوبہ بندی تجزیہ اراضی کی بنیاد پر کریں۔ اس ضمن میں ایف ایف سی کی جدید کمپیوٹرائزڈ لیبارٹریوں سے مفت تجزیہ کروائیں تاہم اگر تجزیہ نہ کرواسکیں تو مندرجہ ذیل عوامل کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

۱۔ باغات میں گوبر کی کچی تازہ کھاد نہ ڈالیں کیونکہ اس سے دیمک کا اندیشہ ہوتا ہے ہمیشہ اچھی طرح گلی سڑی گوبر والی کھاد کا استعمال کریں۔

۲۔ کھاد ڈالنے سے قبل تنوں کے ساتھ مٹی کی تہہ چڑھائیں تاکہ پانی براہ راست تنوں کو نہ چھوئے۔

۳۔ کھاد ہمیشہ پتوں کی چھتری کے نیچے تنے سے ایک فٹ دور بکھیریں اور ہلکی گوڈی سے زمین میں ملا دیں نیز اس کے فوراً بعد پانی لگائیں۔

پھل	عمر (سالوں میں)	کھادوں کی مقدار (کلوگرام فی پودا سالانہ)					طریقہ استعمال
		گوبر کی کھاد	سونا یوریا	سونا ڈی اے پی	ایف ایف سی ایس او پی	یا ایف ایف سی ایم او پی	
آڑو	پودا لگاتے وقت	20	-	-	-	-	پھل نہ دینے والے پودوں کیلئے گوبر کی کھاد دسمبر میں ڈالیں۔ کیمیائی کھادیں چار برابر قسطوں میں موسم بہار، موسم برسات، خزاں اور موسم سرما میں ڈالیں۔ جبکہ پھل دینے والے پودوں کو تمام سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی کے ساتھ $\frac{1}{2}$ حصہ سونا یوریا پھول آنے سے 15-20 دن قبل اور بقیہ $\frac{1}{2}$ حصہ سونا یوریا پھل بننے کے فوراً بعد ڈالیں۔
	2 - 1	-	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	-	-	
	5 - 2	20	1	1	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	
	10 - 5	40	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$	1	$\frac{3}{4}$	
	10 سے زائد	60	2		$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{4}$	
خوبانی	پودا لگاتے وقت	40	-	-	-	-	ایضاً
	2 - 1	-	1	$\frac{1}{2}$	-	-	
	5 - 3	20	$1\frac{1}{2}$	1	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	
	10 - 5	20	2	$1\frac{1}{2}$	1	$\frac{3}{4}$	
	10 سے زائد	20	$2\frac{1}{2}$	2	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{4}$	
آلو بخارا	پودا لگاتے وقت	30	-	-	-	-	گوبر کی تمام کھاد، تمام سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی دسمبر میں ڈالیں۔ جبکہ سونا یوریا دو برابر قسطوں میں پھول نکلنے سے قبل اور پھل بنتے وقت ڈالیں۔
	3 - 1	-	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{4}$	-	-	
	6 - 3	20	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	
	8 - 6	30	1	$\frac{1}{2}$	1	$\frac{3}{4}$	
	8 سے زائد	30	$1\frac{1}{2}$	1	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{4}$	

بادام	پودا لگاتے وقت	20	-	-	-	-	گوبر کی گلی سڑی کھاد بمعہ سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی دسمبر میں ڈالیں جبکہ آدھی مقدار سونا یوریا پھول آنے سے 15-20 دن قبل اور بقیہ آدھی مقدار پھل بننے کے بعد ڈالیں۔
	5 - 1	20	1/2	1/2	-	-	
	10 - 5	30	1 1/4	3/4	1/2	1/2	
	10 سے زائد	40	1 1/2	1	1	3/4	
انگور	پودا لگاتے وقت	15	-	-	-	-	گوبر کی گلی سڑی کھاد بمعہ تمام سونا ڈی اے پی نصف سونا یوریا اور نصف ایف ایف سی ایس او پی شاخ تراشی کے فوراً بعد دیں جبکہ بقیہ سونا یوریا اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی اپریل کے مہینہ میں دیں۔
	ایک سال	25	1	-	-	-	
	2 سال	30	1 1/4	1/2	-	-	
	3 سال	45	1 1/2	1	1/2	1/2	
	4 سال	60	2	1 1/2	3/4	1/2	
	5 سال اور اس سے زائد	80	2 1/2	2	1	3/4	
انار	پودا لگاتے وقت	-	-	-	-	-	تمام گوبر کی کھاد دسمبر میں ڈال دیں جبکہ کیمیائی کھادیں دو برابر حصوں میں پھول آنے سے پہلے اور پھل بننے کے بعد دیں۔
	ایک سال	15	1/2	1/4	-	-	
	5 - 2	25	1	3/4	-	-	
	6 سے زائد	35	1 1/2	1 1/4	1/2	1/2	
ناشپاتی	پودا لگاتے وقت	25	-	-	-	-	گوبر کی کھاد بمعہ سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی دسمبر میں ڈالیں جبکہ آدھی مقدار سونا یوریا پھول آنے سے 15-20 دن قبل اور بقیہ آدھی مقدار پھل بننے کے بعد دیں۔
	3 - 1	-	1/2	1/4	-	-	
	6 - 4	20	1	1/2	1/2	1/2	
	9 - 7	25	1 1/2	1	1	3/4	
	9 سے زائد	30	2 1/2	1 1/2	1 1/2	1 1/4	

نوٹ:۔ اجزائے صغیرہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے 75 گرام سونا بوران اور 150 گرام سونا زنک (33 فی صد) فی پھل دار پودا استعمال کریں۔

شاخ تراشی

پودا لگاتے وقت ہی اس کی مطلوبہ شکل بنانے کی کوشش کریں بصورت دیگر بعد میں پودوں کی بڑھوتری یا پھیلاؤ اس قدر زائد ہو جاتا ہے کہ کاشتکار کانٹ چھانٹ میں ہچکچاہٹ محسوس کرنے لگتے ہیں اور یوں پودوں کی مناسب شکل اور صحیح پیداوار حاصل نہیں ہوتی۔ پھل توڑنے کے بعد موسم گرما اور موسم سرما کے بعد پودوں کی بیمار سوکھی اور غیر ضروری شاخوں کو کاٹ دیں۔ پت جھڑ والے پودوں میں ہر سال کانٹ چھانٹ ضروری ہوتی ہے اس طرح ان پودوں میں پھوٹ یا شاخوں کو کاٹ کر اعلیٰ معیار کا پھل حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل پتے گرنے سے لے کر نئی پھوٹ آنے تک مکمل کریں۔

سدابہار پودوں میں کم کانٹ چھانٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل پھلدار پودوں کی شاخ تراشی اس طرح کریں۔

آڑو: ابتدائی سالوں میں پودوں کو پرکشش بنانے اور کھلے زاویوں کی شکل دینے کے لئے تربیت کریں تاکہ پودا مضبوط صحت منداور لمبی عمر تک برابر رہے بعد ازاں ہر سال شاخ تراشی کریں اس کے لئے عموماً دسمبر جنوری میں جب پودے خوابیدہ حالت میں ہوں تب شاخ تراشی کریں۔

خوبانی: پھلدار پودوں کی بڑی شاخوں سے نکلنے والی ثانوی شاخوں کو جو کہ 25 سنٹی میٹر لمبی ہوں کو کاٹ دیں بڑی اور بغیر پھل والی پہلو سے نکلتی ہوئی شاخیں مکمل طور پر کاٹیں۔

آلو بخارا: پودے لگا کر تنے کو ایک میٹر کی بلندی پر کاٹ دیں۔ تنے پر مختلف اطراف میں 3 تا 5 شاخیں رکھیں نچلی شاخ تقریباً 60 سنٹی میٹر کی بلندی پر رکھیں۔ بعد ازاں ہر شاخ کو 30 سنٹی میٹر کے فاصلے پر کاٹ دیں۔ اس طرح 2۔3 سالوں میں شاخ تراشی سے مناسب اور متوازن شکل کے پودے حاصل ہو جاتے ہیں۔ بڑے پودوں کی ہر سال موسم سرما میں شاخ تراشی کریں۔

بادام: پودوں کو نرسری سے نکالنے کے بعد 45 سے 60 سنٹی میٹر اونچا چھوڑ کر سرا کاٹ دیں۔ شاخیں وغیرہ نہیں چھوڑنی چاہئیں کیونکہ ان کی وجہ سے پودے ہوا سے ہلتے ہیں اور سوکھ جاتے ہیں۔

انگور: انگور کا زیادہ پھل حاصل کرنے اور بیلوں کو تربیتی نظام پر قائم رکھنے کیلئے شاخ تراشی نہایت ضروری ہے۔ یہ اس وقت کی جاتی ہے جب پودے خوابیدہ حالت میں ہوں تاہم اگر شاخیں زیادہ بڑھ رہی ہوں تو موسم گرما میں بھی تھوڑی بہت شاخ تراشی کی جاسکتی ہے۔ شاخ تراشی کے دوران شاخوں کو زخمی ہونے سے بچائیں۔

انار: زمین سے اوپر 30 سے 40 سنٹی میٹر تنے کی لمبائی پر تنے پر 3 یا 4 شاخیں جو تنے پر ایک دوسرے سے ہر طرف تھوڑے فاصلے پر متوازی ہوں انہیں چھوڑ کر باقی غیر ضروری اور کمزور شاخوں کو کاٹ دیں۔ بعد ازاں بیمار، مرجھائی ہوئی اور الجھی ہوئی ٹہنیوں اور کچے گلوں کے سوا انار کی بہت کم شاخ تراشی کی جاتی ہے۔

ناشپاتی: شاخ تراشی کا عمل نئی شاخوں تک محدود رکھیں نیز ٹوٹنے والی، الجھی ہوئی اور کمزور شاخیں بھی کاٹ دیں۔ بڑی شاخوں کو بہت کم کاٹنا چاہیے۔

آبپاشی

باغات کیلئے آبپاشی کی منصوبہ بندی میں کئی عوامل مدِنظر رکھے جاتے ہیں جن میں باغ کی عمر، پودے کی جسامت اور پتوں کا نظام، جڑوں کا نظام موسمی حالات، زمین کی کیفیت وغیرہ شامل ہیں۔ باغات میں اس امر کا خاص خیال رہے کہ 6 انچ سے نیچے زمین خشک نہ ہونے پائے۔ آبپاشی کے وقفوں کے دوران صرف زمین کی اوپر والی سطح خشک ہونی چاہیے پودے کے اوپر والے پتے (کونپلیں) جونہی نیچے مڑنے لگیں فی الفور آبپاشی کریں۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جب پودوں پر پھول آ رہے ہوں تو اس وقت ہرگز پانی نہ دیں کیونکہ اس سے بار آوری متاثر ہوتی ہے نیز پودوں کو کھاد کے بعد آبپاشی نہایت ضروری ہے۔ اس طرح سردی اور بارشوں میں پانی کا وقفہ زیادہ رکھیں تاہم کورا پڑنے پر باغات کو کورے کے نقصان دہ اثرات سے بچانے کیلئے پانی دیتے رہیں۔

مذکورہ پودوں کے لیے آبپاشی کا شیڈول یہ ہونا چاہیے۔

وقفہ آبپاشی (دنوں میں)

پھل	موسم گرما	موسم سرما	دیگر اوقات/مراحل
آڑو	10 - 15	بہت کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے تقریباً مہینہ بعد	اپریل سے جون تک پانی بہت اہم ہے کیونکہ پھل کی بڑھوتری ہو رہی ہوتی ہے۔
خوبانی	7 - 10	15 - 20	موسمی حالات کے مطابق آبپاشی کا وقفہ کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔
آلو بخارا	ایضاً	ایضاً	ایضاً
بادام	10 - 15	ایک یا دو دفعہ آبپاشی کریں۔	پہلے سال کے بعد 8 سے 10 دن کے وقفہ سے پانی دیں تاہم پھل لگنے کے وقت پانی کی کمی نہ ہو۔
انگور	15 سے 20	کم آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے	پھل لگنے کے بعد 8 سے 10 دن کے وقفہ سے پانی دیں۔
انار	18 - 20	30	پھول آنے سے پھل بننے تک پانی روک دیں پھل بننے کے بعد آبپاشی دیں۔
ناشپاتی	8 - 10	15 - 20	موسم زمین آب و ہوا کے مطابق نیز پھول آنے اور پھل لگنے کے وقت زائد آبپاشی سے گریز کریں۔

نقصان دہ حشرات اور بیماریوں سے تحفظ

منافع بخش باغبانی کے لئے نقصان دہ حشرات اور بیماریوں سے باغات کو بچانا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ان سے باغات کی آمدن 30 سے 35 فیصد تک کم ہو جاتی ہے۔ صاف ستھرے اور بیماریوں، کیڑوں کے حملہ سے بچے ہوئے پھل پرکشش اور زائد منافع دینے والے ہوتے ہیں۔ اگرچہ مختلف پھلدار پودوں کی بیماریاں اور نقصان رساں حشرات مختلف ہیں لیکن مندرجہ ذیل مفید تدابیر پر عمل پیرا ہو کر کافی حد تک ہمارے کاشتکار باغات کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

- بیماریوں سے پاک صحتمند پودوں کا انتخاب کریں اور انہیں موزوں فاصلہ پر کھیت میں لگائیں۔
- پودوں کی خوراکی ضرورت کو صحیح پورا کریں نیز جڑی بوٹیوں اور گھاس پھوس سے باغات کو صاف رکھیں۔
- باغات کی کانٹ چھانٹ کے دوران بیمار اور سوکھی شاخیں کاٹ دیں نیز بیمار پودوں کی جگہ صحتمند پودے منتقل کریں۔

مندرجہ بالا عوامل کے علاوہ باغات کو نقصان رساں حشرات اور بیماریوں سے تحفظ دینے کیلئے درج ذیل حکمت عملی اپنائیں

نام پھل	کیڑے	تدارک	بیماریاں	تدارک
آڑو، آلو بخارا، خوبانی	آڑو کے تیلے (سبز تیلا، کالا تیلا، پتہ مڑور تیلہ)	ڈائی میکران، مونو کروٹو فاس، کراٹے 200 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی میں ملا کر پھول نکلنے سے قبل سپرے کریں۔	سبز شاخ کا سوکھنا	یہ بیماری بیکٹیریا کی وجہ سے پھیلتی ہے اس کے لیے ٹرائی ملٹا کس 200 گرام 100 لٹر پانی میں شاخ تراشی کے بعد سپرے کریں اور ضرورت پڑنے پر 10 دن کے وقفہ سے دہرائیں۔
			جڑ کی سڑن	ایضاً

	پھل کی مکھی	ڈپٹریکس 100 سے 150 گرام 100 لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں پہلا سپرے پھل لگنے کے 20 دن بعد اور مزید سپرے اگر ضرورت ہو تو 15 دن کے وقفے سے دہرائیں۔	سفید پھپھوند، پتہ لپیٹ بیماری	ڈیروسال 2 گرام یا ٹاپسن ایم 2 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں ضرورت ہو تو اسے دہرائیں۔
	چوڑے سروالی سنڈی	لارسبین (175 ملی لٹر) یا ٹیماران (120 ملی لٹر) 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔		
	بالوں والی سنڈی شاخ میں سوراخ کرنے والا کیڑا	ایضاً		
بادام	تیلا	ڈائی میکران یا مونو کروٹو فاس یا کراٹے 2 ملی لٹر فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔	براؤن راٹ (بھوری سٹرانڈ)	ڈیروسال یا ریڈومل یا ٹرائی ملٹاکس میں سے کوئی ایک زہر سپرے کریں۔
	بورر	ٹیماران یا سپر اسائیڈ 125 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی میں ملا کر پھول ختم ہونے کے بعد سپرے کریں۔	کنگی (Rust)	ایضاً
	سکیل	ایضاً		
انگور	ملی بگ	سائپر میتھرین یا باسوڈین 200 ملی لٹر فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔	انتھریکنوز	ریڈومل گولڈ 200 تا 250 گرام فی 100 لٹر پانی یا ٹاپسن ایم 100 گرام فی 100 فی لٹر پانی یا منکوزیب 50 گرام فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔
	انگور کی بھونڈی	میتھائل پیراتھیان یا اس گروپ کی کوئی اور زہر 100 ملی لٹر 400 سے 450 لٹر پانی میں ملا کر چھڑکاؤ کریں۔	سفید پھپھوند	ایضاً
			گرے مولڈ کا مرض	تھائیوٹ 80 ڈبلیو جی 1 کلوگرام فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔
			ڈاؤنی ملڈیو	ریڈومل گولڈ 200 تا 250 گرام فی 100 لٹر پانی
انار	انار کا پروانہ اور انار کی تتلی	فالیڈال، پائیریفاس وغیرہ سپرے کریں۔	اندرونی سٹرانڈ پتے کے دھبے اور پھپھوند والی بیماریاں	ڈائی تھین ایم یا ریڈومل یا ٹاپسن ایم میں سے کوئی ایک زہر 2 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔
	تنے کی سنڈیاں	تھائیوڈان 200 ملی فی 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں	پھل کا پھٹنا	یہ اندرونی فعلیاتی بدنظمی کی وجہ سے ہوتی ہے جو گرم مرطوب آب و ہوا میں زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ غذائی اجزاء خصوصاً بوران کی کمی بھی موجب تصور کی جاتی ہے باغات میں کھادوں کا متوازن استعمال اور آبپاشی کی صحیح منصوبہ بندی (کمی بیشی) سے اس کا تدارک ممکن ہے۔

	پھل کی مکھی ملی بگ	ڈپٹریکس100 گرام100لٹرپانی میں ملاکر سپرے کریں۔ سائپرمیتھرین گروپ کی کوئی ایک زہر200 ملی لٹرفی100لٹرپانی میں ملاکر سپرے کریں۔		
ناشپاتی	پھل کی مکھی	ڈپٹریکس100 گرام100لٹرپانی میں ملاکر سپرے کریں۔	تنے اور پتوں کا سیاہ ہونا ناشپاتی کا سکیب	ڈائی تھین ایم یا ریڈومل یا ٹاپسن ایم میں سے کوئی ایک پھپھوندی کش زہر 2 گرام فی لٹرپانی میں ملاکر سپرے کریں۔
	ناشپاتی کا سلہ	ڈائی میکران 2ملی لٹرفی لٹرپانی میں ملا کرسپرے کریں		
	بالوں والی سنڈی	لارسبن (175ملی لٹر) یاٹیمارن 120 ملی لٹر100لٹرپانی میں ملاکر سپرے کریں۔	نرم سڑانڈ، خشک سڑانڈ وغیرہ	تنوں کے متاثرہ حصوں پر بورڈومکسچر لگائیں۔

برداشت

ہمارے ہاں پھلوں کی پیداوار کا اچھا خاصا حصہ برداشت اور فروخت کے دوران بے احتیاطی اور لاپرواہی سے ضائع ہو جاتا ہے۔ پھلوں کی برداشت، درجہ بندی اور فروخت کو خصوصی اہمیت دینی چاہیے۔ اس ضمن میں ذیل میں دی گئی ہدایت پر عمل کریں۔

- پھلوں کو نہ تو پکنے سے پہلے اور نہ پکنے کے بعد دیر سے توڑیں کیونکہ کچے پھلوں میں تیزابیت زیادہ ہوتی ہے جبکہ زیادہ پکے ہوئے پھل جلد گل سڑ جاتے ہیں لہٰذا پھلوں کو صحیح پختہ حالت، مناسب سائز اور صحیح رنگت کی حالت میں توڑیں۔
- پھل توڑتے وقت یا اسے سٹور کرتے وقت یا منڈی میں لے جاتے وقت ضرب لگنے سے بچائیں۔ کیونکہ ضرب لگنے سے پھل زخمی ہو کر گل سڑ جاتا ہے۔
- ڈنڈی پھل کی سطح کے برابر قینچی سے کاٹیں۔
- پھلوں کو صاف کر کے درجہ بندی کریں اور کریٹوں میں احتیاط سے کاغذ کی تہوں میں ہوا کی آمدورفت کا خیال رکھتے ہوئے پیک کریں اور صحیح جگہ فروخت کیلئے لے جائیں۔

فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ

مارکیٹنگ گروپ: لاہور ٹریڈ سنٹر، شارع ایوانِ تجارت، لاہور۔فون: 40-042-36369137

E-mail: ts_lhr@ffc.com.pk Webside: www.ffc.com.pk

ریجنل دفاتر:

لاہور	لاہور ٹریڈ سنٹر، 11 شارع ایوانِ تجارت، لاہور۔فون: 40-042-36369137
فیصل آباد	351، امین ٹاؤن کشمیر روڈ، فیصل آباد۔فون: 6-041-8753935
پشاور	9-بی، رفیق لین، پشاور کینٹ۔فون: 091-5271061
سرگودھا	ہاؤس نمبر 1، بلال پارک مراد آباد کالونی عقب باجوہ سٹی سینٹر، یونیورسٹی روڈ، سرگودھا۔فون: 048-3210583
ساہیوال	77-بی، فرید ٹاؤن، کنال کالونی، ساہیوال۔فون: 3-040-4227141
ملتان	علی مسکن، ڈسٹرکٹ جیل روڈ، ملتان۔فون: 061-4510170
بہاولپور	ہاؤس نمبر 39-اے، ٹیپو شہید روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور۔فون: 062-2881717
وہاڑی	ہاؤس نمبر 125 ایس بلاک شرقی کالونی، وہاڑی۔فون: 067-3361559
ڈی.جی خان	3-سی، خیابان سرور، ملتان روڈ، ڈی.جی خان۔فون: 064-2462294
رحیم یار خان	37-اے، علی بلاک، عباسیہ ٹاؤن رحیم یار خان۔فون: 068-5900741
حیدرآباد	بنگلہ نمبر 208، ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی فیز 2، حیدرآباد۔فون: 022-2108032
نواب شاہ	6-ایکس، نواب شاہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، نواب شاہ۔فون:0244-361117
سکھر	64-اے، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی، ایئرپورٹ روڈ، سکھر۔ فون: 071-5632288
کوئٹہ	ہاؤس نمبر 2، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن نمبر 2، خوجک سٹریٹ، زرغون روڈ، کوئٹہ۔فون: 081-2827514

فارم ایڈوائزری سنٹرز:

ساہیوال	3 کلومیٹر، عارف والا روڈ، ساہیوال
شاہکوٹ	نزد ابراہیم ٹیکسٹائل ملز، فیصل آباد روڈ، شاہکوٹ۔فون:041-4689640
بہاولپور	نزد الرحمٰن آئل ملز، بالمقابل گلستان ٹیکسٹائل ملز مے کے ایل پی روڈ، بہاولپور۔فون: 062-2004315
ملتان	نزد ابن سینا ہسپتال، سدرن بائی پاس، ملتان۔فون: 061-6353003،061-6353002
سکھر	بالمقابل موٹروے پولیس سٹیشن نیشنل ہائی وے کرم آباد، ضلع خیرپور۔فون: 0243-771411